رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

=Qadian=

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۵۰ صہ
معاونین سے ۲۰ عہ
عوام سے ۵ صہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی۔

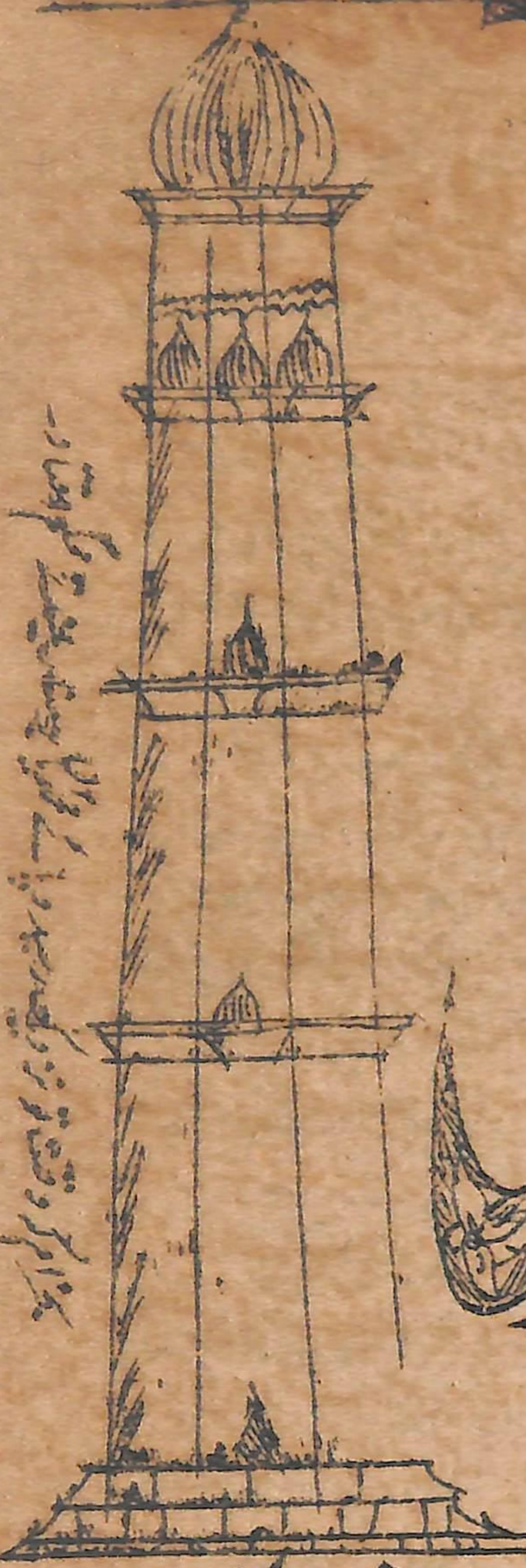
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔

جلد ۲۵ ٭ مورخہ ۲۸ ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء ٭ نمبر ۴۱

تاریخ کا ایک ورق

خواجہ کمال الدین صاحب کا سفر مصر

اور

اُسکا احمدیت سے انکار

(بقیہ نمبر اول) سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم مورخہ ۲۱ اکتوبر صفحہ ۵ کالم ۳

خواجہ صاحب کے سفر مصر اور سفر حج کے سیاسی اغراض کے متعلق ایک مبسوط سلسلہ مضامین میرے پاس آیا ہے۔ لیکن میں نے سر دست اس مضمون کے ان حصوں کو شائع کرنا پسند نہیں کیا جو خواجہ صاحب کی سیاسی زندگی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ خواجہ خود ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ اور بد قسمتی سے وہ ایسے وقت تشریف لائے کہ مرحوم خواجہ جمال کا انکو صدمہ ہے۔ اور ہم صدمہ کو خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ اسلئے میں نہیں چاہتا کہ انہیں زیادہ فکرمند ہونے دوں۔ علاوہ بریں زمیندار نے جو بحث شروع کی ہے خواجہ صاحب کا اس کے متعلق کوئی نہ کوئی بیان ضرور شائع ہوگا۔ اسلئے میں اسکا انتظار بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ سر دست مضمون بالا سے پہلے نمبر کا بقیہ حصہ درج کر دوں۔ (ایڈیٹر)

اور اتنے میں خواجہ صاحب نماز پڑھ کر آگئے۔ اور مجھکو کہا کہ میں صبح ۹ بجے تک فارغ ہوتا ہوں۔ آپ نے آنا ہو تو آسکتے ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا حاضر ہونگا۔ عرب صاحب کہتے ہیں کہ میں نے رات خواجہ صاحب سے ذکر کیا تھا تو وہ کہنے لگے کہ یہ شخص صاحب نے مجھ کو اسٹیشن پر کیوں نہیں کہا۔ کہ میں فلاں ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خواجہ صاحب کو میرے ملنے سے کسی قدر خوشی ضرور ہوئی۔ میں نے خواجہ صاحب سے دعوت کے لئے کہا تو خواجہ صاحب نے کہا

” کہ او میاں آگے ہی یہاں دعوتوں پر یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں۔ اب کس کی دعوت کھائیں۔ اور کس کی نہ کھائیں“۔ میں نے کہا نہیں خواجہ صاحب میں مصریوں سے اوپری ہوں۔ تو خواجہ صاحب نے کہا کہ یہ تو سچ ہے مگر اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کہکر خواجہ صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

خواجہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ لیکچر انگریزی میں تھا۔ بہت جوش سے لیکچر ہوا۔ جیسے ان کی عادت ہے۔ لوگ انگریزی دان تو بہت کم تھے تاہم تالیاں بہت بجتی رہیں۔ خواجہ صاحب نے حسب معمول قرآن کریم کی آیات غلط پڑھیں۔ مگر لیکچر میں تعلیاں اسقدر کیں۔ کہ میں تم سے بہتر قرآن کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور بیان کر سکتا ہوں۔ ماحصل بات یہ ہے کہ لیکچر ٹیچنگ آف اسلام سے لیا ہوا تھا۔ الغرض یہ جلسہ رات کو نو دس بجے ختم ہوا۔ رات کا کھانا خواجہ صاحب کا استاذ احمد بک نجیب برادہ وکیل کے ہاں تھا۔ اور وہاں بھی خواجہ صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔

۷ ر جون سنہ ۱۹۲۳ء

۷ ر جون سنہ ۱۹۲۳ء کو ہم بعض دوستوں کے ساتھ مصر جدید میں خواجہ صاحب کے پاس احسان بے بکری صاحب کے مکان میں گئے۔ مکان ایک عالیشان عمارت تھی جس میں مختصر سا باغیچہ بھی ہے۔ فرنیچر بہت عمدہ تھا۔ ہم روضۃ الاستقبال میں بیٹھے حتیٰ کہ خواجہ صاحب آگئے۔ خواجہ صاحب سے کیا باتیں ہوئیں۔ میں نے وہ لکھی نہیں تھیں۔ تاہم وہ کلام یہی تھا۔ جو میں لکھ رہا ہوں۔ اس سے کوئی بات کم ہو گی۔ انشاء اللہ زیادہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ آوازیں میرے کان میں گونج رہی ہیں۔

ہمنے کہا خواجہ صاحب اب آپ کی صحت کیسی ہے۔ کہا کہ الحمدللہ اب آگے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے اپنے بیمار ہونے اور سفر ہندوستان کا سارا قصہ سُنایا۔ اور بتلایا کہ تھوڑا سا کام کرنے سے اعصابی دورے شروع ہو جاتے تھے۔ باوجود اس کے میں کام کرتا رہا۔ ڈاکٹر مجھ کو بہت منع کرتے رہے مگر میں کسی کا نوکر تو تھا ہی نہیں میں تو اپنے شوق سے کرتا تھا۔ اب طبیعت ایسی ہوگئی ہے کہ اس کے سوا آرام کرنا نہیں آتا۔

مجھ کو یورپ میں ایک ڈاکٹر نے کہا کہ تم کو آرام کرنا چاہیئے۔ اور کوئی اپنے لئے مونس تلاش کرنا چاہیئے۔ اس سے اس کی مراد تو کچھ اور ہی تھی۔ مگر مینے کہا کہ اچھا لنڈن جاکر انتظام کرونگا۔ اس نے کہا کہ کیا انتظام کروگے۔ میں نے کہا کہ ساٹھ سالہ بوڑھا ہے اس کی صحبت میں گزاروں گا۔ تو وہ ہنسنے لگا۔ میں نے کہا کہ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔

قوا بالکل ضعیف ہوتے جاتے تھے۔ کچھ علاج کیا کچھ نہ بنا۔ آخر ایک نسخہ ایک ایرانی کتاب میں سے ملا۔ اس نسخے کو کوئی ڈاکٹر بناکر نہ دیتا تھا۔ اس کے بعض اجزا بڑے خطرناک تھے۔ آخر مینے اس کو بنانا شروع کیا۔ وہ تو نہ بنا کچھ اور ہی بن گیا۔ عبدالحی کہنے لگا کہ لاؤ میں کھاتا ہوں۔ اس نے کھانا شروع کیا۔ ہم تو خیال کرتے تھے کہ مر جائیگا مگر اس نے اس قسم کا تغیر پیدا کیا کہ اس کے سر کے سب بال سفید تھے اور اسی طرح داڑھی کے۔ اس سے اس کے بال بھی سیاہ کر دیئے اور یہ ایک ہفتہ میں استعمال کرنے لگا کہ خیال پیدا ہوا کہ اسکا جسم پھٹ جائیگا تب وہ چھوڑ دیا۔ پھر وہ میں نے استعمال کیا اس سے بہت فائدہ ہوا۔ اسیطرح ایک دفعہ میں جرمنی میں تھا۔ وہاں ایک ڈاکٹر کی نسبت پڑھا کہ وہ از سر نو انسان کو جوان بناتا ہے معلوم ہوا کہ منکی غدود جسم میں ڈالتا ہے یعنی بندر کی غدود۔ مینے علاج کرانے سے انکار کر دیا۔ اور خدا سے دعا کی کہ مولیٰ یہ کر سکتا ہے تو کیا تو نہیں کر سکتا اور کہا کہ میرا ایک نظریہ ہے کہ انسان جس قسم کی غذا کھاتا ہے اسی قسم کے اسکے عادات ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مینے علاج نہ کرایا۔ اور اسوجہ سے میں خنزیر کو حرام خیال کرتا ہوں۔

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اپنے لیکچروں اور مضامین اور تصانیف کا ذکر کیا کہ مینے اس قدر تصانیف گذشتہ چھ ماہ میں کی ہیں۔ پھر خواجہ صاحب سے مینے کہا کہ اصل میں اب آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ آرام کرنا نہیں چاہتے۔ خواجہ صاحب نے اسپر کہا۔ یہ حقیقت نہیں ہے۔ مینے ایک دفعہ دعا کی کہ مولا یہ کیا مصیبت ہے کہ ہم ہی ساری دنیا کے ٹھیکہ دار ہیں۔ یہ مصیبت ہمارے گلے سے اُتر بھی سکتی یا نہیں۔ تو مینے رویا میں دیکھا اس سے تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جیسے لاہور میں لکڑیاں ڈھونے کے ریہڑو ہوتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک ریہڑو ہے اور اسپر بوجھ لدا ہوا ہے۔ اور وہ میرے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اس سے مجھ کو سخت تکلیف ہے۔ مگر میں اس کو کھینچ رہا ہوں۔ کھینچتے کھینچتے تھک گیا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ مولا مجھ کو آرام ملیگا یا نہیں۔ تو دیکھا کہ بعض ملائکہ ہیں وہ ہنس رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلکر تمکو آرام ملیگا۔ پھر مینے دیکھا کہ ایک سبزہ زار ہے۔ وہاں ایک قبر ہے جسمیں پڑا ہوں۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ آرام کی جگہ ہے۔ مینے کہا کہ خوب۔

خواجہ صاحب کے خواب کی تعبیر تو میں آگے چلکر کرونگا۔ یہاں صرف ان مکالمات کا ذکر ہی مناسب ہے۔ یورپ کے متعلق خواجہ صاحب ذکر کرتے رہے کہ یورپ میں ہمنے خدا کے فضل سے بڑا کام کیا ہے۔ اب تو یورپ کا ہر ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو یہ کہنے لگ گیا ہے کہ مسیح انسان تھا۔ اور بعض نے تو یہاں تک کہدیا کہ وہ یہودی تھا۔ [illegible] کے لئے آیا تھا۔ مینے کہا کہ خواجہ صاحب کب تک عیسائی مذہب کا خاتمہ ہوگا۔ کہنے لگے کہ مسیح تو وہی ہے جو میرزا لکھ گیا ہے ایک صدی میں یہ مذہب مٹ جائیگا۔

اس کے بعد اس لیکچر کا ذکر آیا جسے کہا کہ آپ کا لیکچر زبردست تھا۔ مینے منافقت سے نہیں کہا بلکہ حقیقۃً بحیثیت لیکچر کے کہا کہ زبردست تھا بالخصوص وہ سب بیج مسیح موعود اور اس کے خلیفہ اول کے دسترخوان کے تھے۔ خواجہ کا اپنا تو کچھ بھی نہ تھا۔

خواجہ نے کہا اچھا ایک بتاؤں میں اب مدت سے لیکچر دیتا دیتا عادی ہوگیا ہوں۔ کہ جب لیکچر دیتا ہوں۔ تو لوگوں کے چہروں کو پڑھ جاتا ہوں سب لوگ جو بڑا لیکچر سمجھتے تھے۔ وہ تو خوش ہوتے تھے مگر جو نہیں سمجھتے وہ کیوں خوش ہو رہے تھے۔ اور تالیاں بجاتے تھے۔ مینے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہاں ان لوگوں کو خیال ہے کہ ہندوستان جاہل ملک ہے آپ کے لیکچر کو سُنکر اور پھر الفاظ کی روانگی سے لوگ پتہ لگا لیتے تھے۔ وہ لوگ خوش ہو رہے تھے کہ ہندوستانی لوگ ایسے جاہل ہیں۔ میرے دوست شیخ ظہیرالدین احمد صاحب حیدرآبادی نے کہا کہ آپ نے تو لوگوں کو ڈرا دیا ہے۔ اسقدر باتیں کر چکے تھے۔ کہ احسان بے صاحب نے خواجہ صاحب کو باہر چلنے کے لئے کہا۔ اور لارڈ ہیڈلے بھی آگئے۔ ہم سے مصافحہ کیا تھوڑی تھوڑی اردو لارڈ موصوف بولتے تھے۔ میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ خواجہ صاحب میں آپ کے کامیاب من مانے استقبال پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ مجھ کو ان مصریوں نے پوچھا کہ کیا تمکو امید تھی کہ اس قسم کا میرا استقبال ہوگا مینے کہا کہ یہ بات تم مجھ سے پوچھتے ہو۔ جاؤ جاکر لارڈ ہیڈلے سے پوچھو۔ میں تو جہاں گیا میرا ایسا ہی استقبال ہوا۔ ہندوستان۔ یورپ۔ رنگون۔ برما۔ جاوا وغیرہ میں مسلمان ہیں۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسیطرح کریں۔ اور جو نہیں کرتا میں اسکو مسلمان ہی نہیں جانتا۔ تو وہ خاموش ہوگئے“۔

مینے پھر خواجہ صاحب کو دعوت کے لئے کہا تو انھوں نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ لوگ آپس ہی میں جھگڑتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کے بعد خواجہ صاحب اُٹھے اور ہنسکر کہا کہ ایک بات میں الگ کرتا ہوں۔ وہ مجھ کو دوسرے کمرے میں لے گئے۔ جہاں وہ سوتے تھے۔ کمرہ آراستہ تھا۔ میں نے کہا کہ میں اس لحاظ سے کہتا ہوں۔ کہ عام [illegible] شریف مکہ کی طبیعت اور قسم کی ہے اگر ایسا دیکھا [illegible] لارڈ کو حج سے روکدے۔ تو اسکا اثر تمام نو مسلموں پر بُرا پڑے۔ وہ آگے قنصل صاحب کو روک چکا ہے۔ خواجہ نے کہا ہیں یہ سب کچھ جانتا تھا۔ ہم یہ سوچ سمجھ کر کے چلے تھے۔ ہمارے نام شریف مکہ کی ایک چٹھی اور کونسل انگریزی کی چٹھی آچکی ہے۔ کہ آجاؤ اور اس کے بعد [illegible] سب کے لئے کچھ دعا مینے کیا جزاکم اللہ۔

یہ وہ گفتگو ہے اور اسکا سارا خلاصہ ہے جو پہلے دن ہوئی۔ مجھ کو یقین ہے بلکہ دعویٰ ہے کہ اگر کوئی لفظ میں بھول گیا ہوں۔ تو الگ بات ہے۔ ورنہ اس میں کوئی لفظ مینے اپنی طرف سے زیادہ نہیں کیا۔ اس کے بعد ہم شہر کو آنے لگے۔ تو خواجہ صاحب نے کہا کہ کل بھی اسوقت فارغ ہوں۔ اگر آنا ہو تو آجائیں۔ مینے شکریہ ادا کیا اور چلے آئے۔ خواجہ صاحب اہرام دیکھنے چلے گئے۔

۸ جون سنہ ۱۹۲۳ء

دوسرے دن یعنی ۸ جون کو صبح کو میں مع عزیزم شیخ محمد سعید یوسف کے ساتھ گیا۔ خواجہ صاحب ایک شخص سے گفتگو میں مصروف تھے۔ ہم عرب عبدالحی صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ خواجہ صاحب وہاں سے اٹھکر اندر کھانے کی میز پر جا بیٹھے اور وہاں سے آکر ہمارے پاس بیٹھے تھے۔ کہ شریف مکہ کا سرکاری مندوب شریف کی منشاء کے ماتحت لارڈ ہیڈلے سے ملنے کے لئے آیا۔ اور خواجہ صاحب کو اٹھکر اس کے پاس جانا پڑا۔ عرب عبدالحی صاحب کی باتیں پُرلطف تھیں۔ اس لئے ہمنے وہاں سے اُٹھنا پسند نہ کیا۔

چونکہ گیارہ بجے لارڈ صاحب اسکندریہ جارہے تھے۔ اسلئے ہم آگئے۔ اور گیارہ بجے خواجہ صاحب سے اسٹیشن پر ملاقات کی۔ جہاں خواجہ صاحب [illegible] خوشی کی بات ہے [illegible] اسٹیشن پہنچے۔ گاڑی چل گئی۔ ۱۰ بجے ہم بھی رخصت ہوگئے [illegible] شیخ محمود احمد عرفانی از قاہرہ۔

کونسلوں کے انتخاب میں ہماری شمولیت

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا ایثار

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا تھا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر لاہور جو احمدیہ جماعت کے ایک قابل اور مایہ ناز کارکن ہیں۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں گورداسپور۔ فیروزپور۔ لاہور اور امرتسر کی طرف سے امیدوار ہوں گے۔

اسی اشاعت میں ہم نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔ کہ چوہدری صاحب فی الحقیقت ایسی قابلیت کے نوجوان ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے جائیں

چوہدری صاحب کا اس موقعہ پر اپنی خدمات کو پیش کرنا ایک ایثار اور قربانی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ کونسلوں کے اجلاس دہلی یا شملہ پر ہوں گے۔ اور ایام اجلاس میں ان کو اپنے مرکز لاہور سے دور رہنا پڑے گا۔ اور اس طرح ان کی قانونی پریکٹس پر اس کا اثر لازمی ہے۔ لیکن وہ اس قسم کے تمام مفاد کو محض اس لئے ترک کرنے کو تیار ہیں۔ کہ

ملک اور قوم کی خدمت ہو سکے

احمدی جماعت کے جو تمام ووٹر ان اضلاع میں ہیں ان کا فرض بہت نازک اور اہم ہے۔ اس لئے کہ ان کو لازم ہے۔ کہ وہ دوسرے رائے دہندگان کو یہ بتلائیں۔ کہ کونسلوں میں کس قسم کے آدمیوں کو پہنچنا چاہیئے۔ اس وقت کئی لوگ بطور امیدوار کے کھڑے ہیں۔ اور وہ اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کامیاب ہوں ہم کو ان کے متعلق کچھ بھی نہیں کہنا بلکہ ہم کو صرف رائے دہندگان کو یہ بتانا ہے۔ کہ

کونسل میں ان کا بہترین قائم مقام کون ہو سکتا ہے؟

یہ بات بالکل ظاہر ہے۔ اور ہر دوست و دشمن کو اس کا اعتراف ہے۔ کہ ہماری جماعت تبلیغی جماعت ہے۔ اور ہماری تبلیغی ضرورتیں اس قدر ہیں۔ کہ جس قدر آدمی ہمیں میسر آسکیں وہ کم ہیں۔ لیکن اب اسلام پر جو حملہ شروع ہوا ہے۔ مذہب کو سیاست کا رنگ دے کر کیا گیا ہے۔ سنگھٹن اور شدھی کی تحریک موجودہ صورت میں بالکل سیاسی تحریک ہے۔ ملکوں میں ابنائے وطن کا جو عنصر جا رہا ہے۔ اور جو بھی پروگرام انہوں نے طیار کیا ہے۔ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از ہے۔ بہر حال اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا جو حق اور فرض ہر مسلمان پر عاید ہوتا ہے اس نے سلسلہ احمدیہ کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے ایک نمائندہ کو بھیجے۔ اس مقصد کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے پیشہ کے لحاظ سے اپنے مفاد کو قربان کر کے اپنی خدمات کو پیش کر دیا۔ جب انہیں اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان اضلاع کے سمجھ دار اور فہیم طبقہ کی رائے یہی ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو ووٹ دیئے جاویں۔ لاہور کے شیعہ فرقہ کے مجتہد علامہ حائری صاحب باوجودیکہ وہ مذہبی طور پر ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن اس مشترکہ مقصد کے لئے اپنی جماعت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ چوہدری صاحب کے حق میں رائے دیں۔ اور چوہدری صاحب نے نہایت دیانت کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں گے ہم کو اللہ کے فضل سے کامل یقین ہے اور ہم تمام مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر چوہدری صاحب کو ملک و ملت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ تو وہ اپنے فرائض کو پوری دیانت اور وفاداری سے ادا کرنے کی خدا تعالیٰ سے توفیق پائیں گے۔

بہر حال مندرجہ بالا اضلاع کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ چوہدری صاحب کے لئے رائے دہندگان کو تحریک کریں۔

علامہ حائری کی چٹھی حسب ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہ

جملہ حضرات سادات عظام و مومنین کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ معالی نصاب جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بی اے ایل ایل بی۔ بیرسٹر ایٹ لا اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ممدوح نے مجھ سے تحریری وعدہ کیا ہے۔ اور مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اگر ممدوح لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبری میں کامیاب ہو گئے تو وہ انشاء اللہ ہماری شیعہ قوم کے حقوق کی پوری نگہداشت کریں گے۔ اور ایسا کرنا ہر وقت ان کا فرض ہوگا۔

اس لئے حضرات شیعیان اضلاع لاہور۔ امرتسر فیروزپور۔ گورداسپور کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی شیعہ انجمنوں کے ذریعہ اور وساطت سے جملہ ووٹ ممدوح کو دیں۔ تاکہ وہ حسب تحریری وعدہ جو میرے پاس موجود ہے۔ شیعہ حقوق کی حفاظت کے ذمہ وار ہو سکیں۔ زیادہ ایں کہ اللہ ولی الحسنات

علی الحائری القمی

لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک احمدی امیدوار

یہ خبر نہایت مسرت و خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا جو لاہور کے مشہور وکلاء میں سے ہیں۔ اضلاع لاہور امرتسر۔ گورداسپور اور فیروزپور کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی یعنی وائسرائے کی مجلس قانونی کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے ہیں۔ جناب چوہدری صاحب موصوف نہایت صالح۔ با اخلاق۔ قابل اور پر جوش مسلمان ہیں۔ آپ کی قانونی قابلیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ لندن کے امتحان بی ایل میں آپ سب سے اول رہے تھے۔ اور پنجاب بھر میں آپ کی قانونی قابلیت اور فصیح بیانی مسلم ہے۔ جماعت احمدیہ کے بعض نہایت سنجیدہ مقدمات میں آپ نے نہایت قابلیت سے کام کیا۔ اور کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ مدراس اور امرتسر گوجرانوالہ کے مقدمات اس پر شاہد ہیں۔ گذشتہ دنوں میں جب امرتسر کی شورش میں مسلمان گرفتار کئے گئے تھے۔ تو چوہدری صاحب ان کے مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے رہے۔ اور ان کی امداد کرتے رہے ہیں۔

چوہدری صاحب پریکٹس کے علاوہ آجکل گورنمنٹ کالج کے پروفیسر بھی ہیں۔ اور اس سے پہلے چوہدری شہاب الدین صاحب کے مشہور و معروف قانونی رسالے کے فرائض ادارت بھی نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت سے انجام دے چکے ہیں۔ غرض کیا بلحاظ اخلاق اور شریفانہ سیرت کے اور کیا بلحاظ علمی قابلیت اور قانونی مہارت کے آپ وائسرائے کی کونسل کی ممبری کے بالکل مناسب و موزوں ہیں اگرچہ مالی لحاظ سے آپ کو اس سے نقصان ہی ہوگا لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ آپ ملک اور مسلمانوں کی بہترین خدمات بجا لا سکیں گے۔ جن کے آپ ہر طرح اہل ہیں۔ اس لئے سب مسلمان بفحوائے آیت کریمہ ردوا الامانات الی اہلہا۔ آپ کی کامیابی کی کوشش کریں۔

کل شام جب حضرت امیر سے اس معاملہ میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ چوہدری صاحب موصوف کے لئے نہ صرف پیغام صلح میں اعلان ہونا چاہیے۔ بلکہ احباب کو یوں بھی امداد کرنی چاہیئے۔ اس لئے سب احمدی احباب چوہدری صاحب کی خوبیاں اور اوصاف لوگوں پر ظاہر کر کے ان کو قومی اور ملکی خدمت کا موقعہ دیں جس کے لئے وہ محض ہمدردی خلق کی وجہ سے تیار ہوئے ہیں۔

(پیغام صلح)

صلح کے شہزادہ کی جماعت صلح کی علمبردار ہے

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو سلسلہ کے اس عظیم الشان مقصد کی طرف توجہ دلائی جس کے لئے خدا نے اسے قائم کیا ہے۔ وہ مقصد کیا ہے۔

دنیا میں امن اور صلح کی رُوح پیدا کرنا

یہ خطبہ اپنے وقت پر شائع ہو جائے گا۔ اس خطبہ کی روشنی اور رہنمائی میں جماعت کے سامنے اس مقصد کو رکھتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پہلی مرتبہ اس صدا کو بلند نہیں کیا بلکہ جب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو اس منصب پر فائز فرمایا ہے۔ آپ نے مختلف رنگوں میں اپنی جماعت اور دیگر اقوام کو اسی مقصد کی طرف رہنمائی کی ہے۔ لیکن جیسا کہ اندھی دنیا کا طرز عمل ہے۔ ایسی منصفانہ صدائیں ابتداءً ہوا میں گونج کر رہ جاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی پاک جماعتوں سے بغض و کینہ کے جذبات ابھر کر لوگوں کو راستی سے فائدہ اٹھانے میں روک ہو جاتے ہیں۔ تاہم یہ پاک گروہ اپنی آواز کو بلند کرنے میں نہیں رکتا۔

اس وقت ہندوستان ہی نہیں تمام دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ امن اور اطمینان اٹھ گیا ہے بےچینی اور اضطراب عام ہو رہا ہے۔ کہیں اقتصادی مشکلات نے ملک کو خطرہ میں ڈال دیا ہے اور کسی جگہ خانہ جنگی نے پریشان کر رکھا ہے۔ اور کہیں زلازل اور دیگر آفات ارضی و سماوی نے ایک گھبراہٹ پھیلا رکھی ہے۔ غرض

ہمہ آفاق از فتنہ و شر مے بینم

کا نظارہ نظر آتا ہے۔

ہندوستان کی سیاسیات میں جو لہریں اٹھ رہی ہیں۔ وہ نہایت خطرناک دکھائی دے رہی ہیں۔ اور اب مذہبی ہیجان کی شکل میں سیاسی اغراض نمودار ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم اور آپ کی جماعت کے افراد ہیں۔ اس امر کے لئے ذمہ دار ہیں۔ کہ

دنیا میں امن اور صلح کی روح پیدا کریں

اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو شہزادہ امن اور صلح و آشتی کا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اور تفصیل طلب ہے۔ کہ ہم صلح کے علمبردار ہو کر کس طرح پر اس روح کو پیدا کر سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں اور آپ کے ملفوظات اس بارے میں ہماری کامل رہنمائی کرتی ہیں۔ اور حضرت امام ایدہ اللہ الودود بھی خدا کے فضل سے کامیاب ہو رہے ہیں۔

صلح اور امن کیسے پیدا ہو سکتا ہے

کچھ شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت اپنے مقاصد میں مذہبی جماعت ہے۔ اور عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امن کے انواع سیاسی جدوجہد کے نتائج سمجھے جاتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ اگر دنیا میں اخلاق اور وفا قائم ہو۔ مذہبی انسان کی زندگی شروع ہو جائے۔ تو دنیا میں امن ہو جاتا ہے۔ اور مذہب کی حقیقی اتباع اور پابندی ہی اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔ اس کے لئے دنیا کی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر ملک میں ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ باہم خون ریزی اور انتقام کا جذبہ اس قدر ترقی کر چکا تھا۔ کہ اس کو مذہبی اصول قرار دے دیا تھا۔ کہ خون کا بدلہ لیا جاوے مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت فی الحقیقت رحمۃ للعالمین کی بعثت تھی۔ کہ آپ نے ایک ایسی جماعت طیار کر دی۔ کہ جو باوجود غیرت اور حمیت کے پاک جذبات رکھنے کے انتقام کو عفو سے تبدیل کرنے پر قادر تھی۔ ان کی مذہبی پابندی نے ملک کی مذہبی۔ سیاسی۔ اقتصادی۔ اخلاقی تمام حالتوں میں ایک قابل رشک اور واجب العمل تغیر پیدا کر دیا۔

اسی طرح پر اس وقت کچھ شک نہیں کہ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ مذاہب کی باہم ایک جنگ شروع ہے۔ اور افراد کے درمیان مناقشات کا سلسلہ جاری ہے حکومت اور رعایا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ حالت خطرناک اور افسوسناک ہو رہی ہے۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے مایوسی کی کوئی جگہ نہیں۔ اور مومن مایوس ہو بھی نہیں سکتا۔

آؤ! ہم صلح کا پیغام لیکر اٹھ کھڑے ہوں

بے شک ہماری آواز کمزور ہو گی۔ ہونے دو! اس کا فکر نہیں۔ کیا؟ تم نہیں جانتے کہ پانی کا ایک قطرہ جو تواتر کے ساتھ ایک پتھر پر گرتا ہے۔ آخر اس کو چھوڑ کر اپنا رستہ بنا لیتا ہے۔ پھر جو آواز عمل کے ساتھ مل کر نکلے گی۔ وہ آخر ایک گونج پیدا کئے بغیر نہ رہے گی۔ تم جانتے ہو۔ کہ

ہمارا امام پیغام صلح دے چکا ہے

پھر کیوں ہم اس پیغام کی تجدید نہ کریں۔ کیوں اس میثاق کو مضبوط اور عملی صورت میں لانے کی کوشش نہ کریں؟ خصوصیت سے جماعت جو حزب اللہ کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف طبقہ اور قبائل اور شعوب سے بنی ہے۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا کی مشیت نے اپنی رسی (حبل اللہ) کے ذریعہ اس کو متحد کر دیا ہے۔ پھر کیوں یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ اگر یہ

قوت دوسروں کو متحد کرنا چاہے تو ضرور کریگی

حضرت خلیفۃ المسیح کی توجہ اس طرف ان ایام میں خصوصیت سے ہے۔ گزشتہ دو جمعوں سے جو خطبات پڑھے جا رہے ہیں۔ وہ ہماری ذمہ داری کا ایک نیا احساس ہے۔ جو ہم میں پیدا کر رہے ہیں۔ ہم کو ایک خاص مقصد اور غرض کے لئے رکھا جا رہا ہے۔ اور وہ مقصد وحید اس وقت یہی ہے۔ کہ

دنیا میں امن اور سلامتی ہو

ہم سب سے پہلے اپنے اعمال میں وہ حقیقت پیدا کریں۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہونے سے پیدا ہونی چاہیئے۔ اور پھر ان اخلاق اور عادات کو ہم اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں۔ بلکہ وہ اخلاق و عادات متعدی ہوں۔ اور اس طرح ہی یہ کرہ امن پیدا ہو سکتا ہے اس مقصد کے لئے ہم کو زیادہ انتظار اور پیچ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ کام فوراً شروع کر دینا چاہیئے اور اس کی ابتدا باہم محبت و اخوۃ کے تعلقات سے ہو۔ پہلے یہ دائرہ خود ہمارے اندر مکمل ہو جاوے ہماری جماعت میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اختلاط کا تعلق اتنا گہرا اور مضبوط ہو جاوے۔ کہ کل جماعت ایک فرد واحد کا حکم رکھے۔ اور

من تو شدم تو من شدی

کی پوری مصداق ہو۔ اگر ہمارا کسی سے اختلاف ہے۔ وہ اختلاف خواہ کسی بڑی سے بڑی دنیوی ضرورت یا غرض سے پیدا ہوا ہو۔ اور ہم کو اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنی پڑی۔ ہم اس کو فوراً دور کر دیں۔ ہم اگر اس معاملہ میں سچے بھی ہوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ماتحت

سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کریں

اور اپنے بھائی سے معذرت کر کے دلوں کو صاف کریں۔ اور ایک دوسرے کی ہمدردی و غمگساری میں اپنے لئے ایک موت کو قبول کریں۔ پھر اپنے ہمسایوں سے اپنے تعلقات کو محبت اور اخلاص کے رنگ میں تبدیل کریں۔ اور پھر بلا لحاظ مذہب و قوم دوسروں کی ہمدردی ہمارا شیوہ

ہو۔ ہم ان کے رنج کو اپنا رنج۔ ان کی تکلیف محسوس کرنے لگیں۔ یہ ہمدردی اور غمگساری کے جذبات اس امر کی تعلیم نہیں دیتے۔ کہ ہم اپنی مذہبی غیرت کو چھوڑ دیں۔ مذہبی حمیت جو ایک حقیقت ہے اور اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ لیکن خود صداقت پسندی ہمیں اس امر پر آمادہ کرتی ہے۔ کہ دوسروں سے ہمدردی کریں۔

خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اور اسلام کے دو عظیم الشان اجزائے ایمان سے ایک ہے۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے ایمان کی تکمیل کیلئے خدا کی مخلوق پر شفقت کا اظہار کریں۔ دنیا اس وقت سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اس وقت کسی ایسے ہی کی ضرورت ہے۔ جو اسے اس مصیبت سے نجات دے۔ وہ رہنما **بحیثیت مجموعی حضرت مسیح موعود کی جماعت** جو اپنے اندر کچھ شائی ہیں لوگوں کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ اسے چاہئے اس کام کے لئے اٹھ کھڑے ہو اور اپنے اردگرد ایک

امن کا کرہ پیدا کرو

تحریک شدھی و سنگھٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو جو حال میں گرفتار ہو کر رہا ہوئے ہیں۔ ایک سیاسی لیڈر ہیں۔ انہوں نے شدھی اور سنگھٹن کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ ان تحریکوں کے حامی انہیں غور سے پڑھیں۔

" میں جب ہندو مہاسبھا بنارس کے جلسے سے چلا ہوں۔ تو میرا یہ خیال درجہ یقین تک پہنچ گیا ہے۔ کہ اس تحریک کی غرض و منشا محض سیاسی ہے اس لئے میں اس تحریک سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیونکہ اس تحریک کا نتیجہ ایک اور محض ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ تحریک ہندوستان کی تمام قوتوں اور جماعتوں کی بربادی اور تباہی کا باعث ہوگی۔

دنیا کی کوئی تحریک آج تک سرسبز نہیں ہوئی۔ جس کی بنیاد خوف و دہشت پر رکھی گئی ہو۔ اور جس کی آبیاری منافرت سے کی گئی ہو۔ منطق کی رو سے اگر دیکھا جائے تو اس قسم کی تحریکات کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ خوف و دہشت کے جذبات ایک فرقہ میں ترقی پذیر ہو جائیں گے۔ اور اس لئے مخالف فرقہ کے اندر بھی بے اعتمادی اور ایسی نوعیت کی دیگر خصلتیں پیدا کر دیں گی۔ بالآخر ہندوستان رفتہ رفتہ ایک مسلح لشکر کی فرودگاہ ہو جائے گا۔ اور ہر شخص کا ہاتھ اپنے بھائی کی گردن پر نظر آئے گا جس کا لازمی نتیجہ ایک خوفناک تباہی ہوگا۔ یہ ہیں وہ خدشات و احتمالات جن سے گریز کرنا چاہئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ میں نے تحریک شدھی کے وسیع پیمانے پر چلائے جانے کے خلاف اعتراض کیا ہے۔

میرے خیال میں ہر شخص کو اس بات کی آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ کہ جن عقاید کو وہ مناسب سمجھے۔ ان کی پیروی کرے۔ نیز ہندو جماعت کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا رہنا چاہئے۔ کہ جس کا جی چاہے۔ اندر داخل ہو جائے۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں

" تحریک شدھی کی بنیاد مختلف اسباب پر ہے۔ اور ناپسندیدہ طریقہ پر اس کو چلایا جا رہا ہے۔ بجائے امن و یکجہتی کے جو حقارت و بے اعتمادی اور تلخی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور رواداری کا قطعی فقدان ہو گیا ہے۔ اور ہم میں سے اچھے اچھے اشخاص بھی قابل شرم شبہات سے بری نہیں "

(زمانہ ۲۷ اکتوبر)

پیغام صلح کا مقدمہ مسٹر آئنگر کی تقریر کی روشنی میں

پیغام صلح کے خلاف جو مقدمہ ایک مذہبی اور جوابی مضمون کی بنا پر دائر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس سے پہلے بھی الحکم میں پروٹسٹ کیا جا چکا ہے۔ یہ پروٹسٹ اصولی طور پر ہے۔ نہ کسی قانونی نقطہ خیال سے اس لئے کہ اس بحث کے لئے عدالت ہی بہترین مقام ہے۔ اور اگر گورنمنٹ پنجاب نے مذہبی آزادی کے اصول کو قائم رکھنے کے لئے اس مقدمہ کو واپس لیا۔ تو جو احمدیوں کے قانونی مشیر اپنے فرض کو انشاء اللہ پورا کریں گے۔

جناب وائسرائے صاحب نے لاہور میں جو تازہ تقریر فرمائی ہے۔ اس میں انہوں نے [illegible] کہا ہے۔ کہ

ہندوستان میں برطانوی گورنمنٹ مذہبی معاملات میں بالکل مداخلت نہیں کرتی

بلکہ ان کو بلا روک ٹوک اپنے کام کرنے کی آزادی دینے کے لئے کام کرتی ہے۔

وائسرائے بہادر کی اس تقریر کی روشنی میں پیغام صلح کے خلاف مقدمہ کرنا کسی صورت میں مذہبی آزادی کا مترادف نہیں ہوسکتا۔ گورنمنٹ اگر اس مقدمہ کو واپس لے لیگی تو اس سے اس کے وقار میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کی انصاف پسندی کی سپرٹ نمایاں ہوگی۔ کہ جس مرحلہ پر اسے معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے مقدمات مذہبی تبلیغ اور مذہبی مناظرات میں ایک ناجائز مداخلت ہے۔ تو اس نے مذہبی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے مقدمہ واپس لے لیا۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ آریہ اخبارات نے اور دوسرے مذہبی اخبارات نے اس سوال پر اب تک کیوں خاموشی اختیار کی ہے کیا اس لئے۔ کہ یہ مقدمہ پیغام صلح کے خلاف ہے؟ امید ہے۔ کہ اس معاملہ پر غور کیا جاوے گا۔

نمبر وصیت ۲۰۵۱

میں شمشاد علی خاں ولد تاج محمد خاں قوم راجپوت ساکن کلانور ڈاکخانہ تحصیل و ضلع رہتک۔ (پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) میں اپنی ماہوار آمدنی [illegible] سرکاری اور دیگر ضروری اور [illegible] کرنے کے بعد اس حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور [illegible] نہ ہوگا۔

گواہ شد
محمد سعید الحسن مختار احمدی
بقلم خود
مختار عبد الستار [illegible]
و دیگر

گواہ شد
محمد احسان الحق [illegible]
ناظر عدالت [illegible] صاحب
مقام مذکور

خاکسار۔ شمشاد علیخاں بقلم خود موصی
آئی۔ سی۔ ایس
۹ جولائی سنہ ۲۳ء

قادیان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ (۱) آپ مہمات دینیہ کے انصرام میں مصروف ہیں۔ (۲) موسم ابر آلود ہے۔ اور بعض موسمی عوارض بخار وغیرہ ملک میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کے مقام کو ہر طرح محفوظ رکھے آمین (۳) سالانہ جلسہ کے لئے تیاریوں کا باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مستورات کے لئے تیاریوں میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا اپنا بیان

خواجہ کمال الدین صاحب کے انکار احمدیت پر جو مضمون شائع ہوا تھا اس کے متعلق قدرتی طور پر انکے دوستوں میں تشویش ہونی چاہیئے تھی۔ انہوں نے الحکم کے بیان کو عناد کا نتیجہ قرار دیا حالانکہ الحکم کو کبھی خواجہ صاحب کی ذات سے کوئی عناد نہ تھا نہ ہے۔ اور نہ ہونے کی کوئی وجہ ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر ان سے ہمیشہ ایک للّٰہی محبت تھی۔ اور جب تک انہوں نے صحیح اور سلامتی کے راستہ کو چھوڑا نہیں ہمیشہ ان کے متعلق اپنے اخلاص کا اظہار بذریعہ الحکم کیا۔ لیکن جب انہوں نے جماعت کو کسی غلط راستہ کی طرف لے جانا چاہا میں نے دیانتداری سے اس کی مخالفت کی۔ غرض الحکم کی اس تحریر کو مشکوک کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں نے ظاہر کیا تھا کہ ہمارے پاس مصر کے اخبارات موجود ہیں جن میں خواجہ صاحب کا بیان چھپا ہے۔ اس لئے میں آج انکے مضمون مندرجہ المعظم مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۲۳ء کا ترجمہ چھاپ دیتا ہوں۔ قارئین کرام خود اندازہ کر لیں کہ خواجہ صاحب کہاں سے کدھر چلے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بزرگواران اصحاب المعظم

میں جب فریضۂ حج سے فارغ ہو کر مصر واپس آیا تو مجھے میرے دوست استاذ احمد بک نجیب برادہ محامی نے "الاہرام" کی چند عبارتیں دکھلائیں۔ ان تحریروں کے راقموں کا گمان ہے۔ کہ میں فرقہ قادیانی اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ جیسا میں نے انکے درمیانی مناقشات کو انکے معتقدات کے ابتدا میں دیکھا ہے۔

چونکہ میں اتہامات سے جو میری طرف منسوب کی گئی ہے بہت دور ہوں۔ اور اس کے مشتہر کرنیوالوں کی غرض کو نہیں جانتا۔ لہذا میں مختصراً اپنی انگلستان کی دینی خدمات کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ لوگ حقیقت حال سے واقف ہو جاویں۔

میں اسوقت سے جبکہ میں نے انگلستان کو سفر کیا تھا سنہ ۱۹۱۲ء میں آجتک دین اسلامی کی خدمت کر رہا ہوں۔ جو کہ محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے۔ اور اس کے لئے میں کسی سے کسی قسم کی جزا اور کسی قسم کے شکریہ کا طالب نہیں ہوں۔ (لا ارید صیغہ مضارع ہے جو کہ استقبال پر بھی شامل ہے) میں ابتدا سے اس کے لئے اپنی بلکہ خاص اپنی کمائی کو صرف کر رہا ہوں۔ اور تمام اخراجات کو میں ہی برداشت کر رہا ہوں۔ میں شروع سے مذہبی اختلافات سے الگ رہا ہوں اور ان میں کسی قسم کا حصہ نہیں لیا ہے۔ اور یہی میرے مد نظر رہا کہ میں آیندہ بھی فرقہ بندیوں اور انکی کسی قسم کے مناقشات میں داخل نہ ہونگا۔ اگر میں اسبات سے نہ ڈرتا کہ دعوت اسلام کو جسے میں نے اپنی ضعیف سعی ایک مقدس دینی فرض (جیسا کہ وہ دوسرے قدرت رکھنے والے مسلمانوں پر بھی ہے) سمجھ کر اختیار کر رکھا ہے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو میں "الاہرام" کے نامہ نگار کا جواب نہ دیتا اور سکوت اختیار کرتا۔

میری کلی حالت تو یہ ہے کہ میں دعوت اسلام کرتا ہوں۔ اور اپنے دوستوں کو اپنے عمل میں اشتراک کے لئے بلاتا ہوں۔ تاکہ وہ میرے شریک ہوں۔ اور اس معاملہ میں میرے قوت بازو بنیں۔ اسلئے مجھ پر واجب ہوا کہ انکو اپنے معتقدات سے آگاہ کر دوں۔ اور میں امید کروں گا کہ اب کسی قسم کا شک میرے متعلق کبھی نہ کیا جاویگا اور نہ کوئی شک کا موقعہ باقی رہیگا۔ میرے عقائد خالص اسلامی ہیں۔

(۱) اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ اور میں پنج بنائے اسلام کے اعتقاد رکھتا اور میں کعبہ کی طرف نماز میں منہ کرتا ہوں۔ و شطر المسجد الحرام میرا عقیدہ ہے۔ کہ نبی کریم صلعم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد ہر ایک دعوی نبوۃ کرنیوالا اور کسی نبی کی تصدیق کرنیوالا **خارج از اسلام اور کافر ہے**۔ اور میرا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آسمانی کتابوں سے آخری کتاب ہے۔ اور میرا اعتقاد ہے کہ کلام اللہ تنسیخ و تبدیل کے قابل ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ اس میں تحریف ہوگی۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

پس ہر ایک شخص جو اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی جرأت کرتا ہے۔ یا کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ منسوخ ہے وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ پس میرا عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے۔ اور میرا مذہب ابو حنیفہ النعمانؒ کا مذہب ہے۔ اور یہ باتیں میرے کمزور وجود کے ساتھ ملحق ہیں اور میرا انگلستان میں دوکنگ کے مشن کا قائم کرکے اور وہاں جانا میری اپنی ذاتی کوشش سے ہے۔ اس کو میں نے خود قائم کیا اور اس کو میں نے شروع کیا۔ اور میں نے اس کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ اور اپنی طاقت کو خرچ کیا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی جان کو وقف کیا۔ اور میں اس کیلئے کسی کا کارکن نہ تھا۔ اور کسی کی طرف سے بھیجا نہ گیا تھا۔ یہ میری شخصی کوشش کا نتیجہ تھا۔

اور میری روانگی میں (انگلستان جانے میں) سوائے میری ذات کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اور کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں قادیان یا حرکۃ احمدیہ کا نہ تھا اور نہ ہے۔ ہاں میرے بعض ہندی مسلمان بھائیوں اور خصوصاً وہاں کے رؤسا اور والیان ریاست مثلاً حیدرآباد۔ بھوپال۔ بہاولپور۔ نے میرے وہاں جانے میں میری مدد کی مگر میرے اس مشن کو قائم کرنیکے تین سال بعد اور اب وہ برابر میری مدد کرتے ہیں۔ اور وہ میری شخصی حالت کو اور میرے معتقدات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کیونکہ میں انہی لوگوں میں سے ایک ہوں۔

اور یہاں جو "الاہرام" میں میرے متعلق لکھتے ہیں وہ میری شخصیت اور معتقدات میں شک کرتے ہیں اور وہ مجھ کو نہیں جانتے۔ اور میں اب بھی اقرار کرتا ہوں کہ میرا مطلقاً کوئی واسطہ نہیں ہے قادیانی فرقہ سے۔ یا حرکۃ احمدیہ سے لنڈن میں۔ اور بسا اوقات میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ کہ اکثر پہنچتی ہیں ان کو انکی لعنتیں۔ انکی برائیاں بسبب میرے ان کو کافر کہنے کے۔

میں اسبات کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے نہ تو بذریعہ مال اور نہ بذریعہ کسی اور چیز کے حکومت کی امداد حال کی۔ جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ اور میں ان تمام باتوں سے بری ہوں۔ اور اپنی خدمت دین میں مشغول ہوں۔ اور اپنی کوششوں میں لگا ہوا ہوں۔ جن میں اللہ نے مجھ کو بہت بڑی کامیابی عطا فرمائی ہے۔

مسجد دوکنگ کو بیگم صاحبہ بھوپال نے بنوایا ہے اور میں اس مسجد کا امام ہوں۔ انکے نائب مقرر کرنے سے اور ان کے حکم سے۔ اور ہندوستانی لوگ میرے اخلاص اور میری نیت کی صفائی اور خلوص کو خوب جانتے ہیں۔ میں نے اپنے انگلستان کے قیام کے آخری دس سال میں بہت ہی تالیف کا کام کیا ہے۔ اور اس عرصہ میں دس ہزار رسالہ سے زیادہ شائع کیا۔ میری تصنیفات اور رسالہ اشاعت الاسلام کو دیکھنے والے حیرت میں رہ جائیں گے۔ جب وہ سنیں گے کہ الاہرام میں ایسا ایسا چھپا ہے۔ کیونکہ بلحاظ حقیقت کے آپس میں متخالف ہیں۔ حق وہی ہے جو میں کہتا ہوں۔ اور "الاہرام" میں جو وہ اور جو میں بیان کرتا ہوں۔ اصل حقیقت دونوں ایک دوسرے کے نقیض واقع ہوئے ہیں۔ واللہ علی ما اقول شہید۔

میں اس فرصت کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ کہ میں اپنے مصری بھائیوں کے آگے اصل حقیقت کو بیان کر دوں اصالتاً اور نیابتاً اپنے رفیق حاجی فاروق لارڈ ہیڈلے کی طرف سے۔ فقط۔

خواجہ کمال الدین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اوّل کے خاص مجربات

۱۔ **حب مسیح**۔ عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقوی معدہ۔ ہاضم طعام۔ دافع درد معدہ و قبض و درد مفاصل اور خونی قبض و امراض اطفال درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کیلئے از حد اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

۲۔ **کشتہ طلاء**۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے۔ تقویت اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کیلئے بس اکسیر کا کام رکھتا ہے یکدفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۲؍ اور فی بیس خوراک [illegible]

۳۔ **حبوب مقوی اعصاب** [illegible] دماغ [illegible]

۴۔ **روغن اکسیر اعصاب**۔ جو تمام قسم کی [illegible] اور کل نظام عصبی کی تقویت کیلئے اکسیر ہے قیمت [illegible]

۵۔ **اکسیر جریان**۔ جو ممسک اور [illegible] اور جمال رنگت کیلئے بس ایک تریاق ہے قیمت فی ہفتہ [illegible]

۶۔ **اکسیر سوزاک**۔ جو [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے قیمت ایک ہفتہ [illegible]

۷۔ **اکسیر نسوان**۔ جو ایام ماہواری کی بندش [illegible] تمام تکالیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے اس دوائی کے ذریعہ خدا کے فضل سے بہت سے تنگدست گھر آباد ہو گئے ہیں قیمت ایک ہفتہ [illegible]

۸۔ **سرمہ مروارید**۔ یہ سرمہ تقویت بصارت کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوا ہے [illegible] استعمال سے عینک کو ترک کر دیا [illegible] قیمت فی تولہ چار روپیہ [illegible]

نوٹ۔ ہر ایک دوائی کے خواص و صفات بیان کرنے میں [illegible] تہذیب [illegible] سے کام لیا ہے [illegible] تمام امراض [illegible] کے سامنے بیان [illegible] نہایت [illegible]

خاکسار حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اوّل بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھے امید ہے کہ اخلاص اور محبت سے تیار کیں گی اور بیماروں کیلئے مفید ہونگی۔

خاکسار مرزا محمود احمد

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **ملفوظات** اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اسوقت تک مکتوبات کے کئی حصے شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت اقدس کے مخلص اور جان نثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ میری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شائع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد عنقریب جلد تیار ہونیوالی ہے۔ اس جلد میں حضرت **چودھری رستم علی خان صاحب** کے نام مکتوبات ہیں:۔

چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور جب وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کوئی [illegible] اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

میں چاہتا ہوں کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ [illegible] صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں۔ اسلئے جماعت کے [illegible] احباب [illegible] چودھری صاحب مرحوم کی سوانح عمری کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو تو مجھے لکھ بھیجیں [illegible] اس کتاب کا سلسلہ اسی صورت میں [illegible] کہ احباب کثرت سے انکو خرید کریں۔ [illegible] **دفتر الحکم** میں آ جانی چاہئیں۔

مرآۃ الجہاد

آریوں کی طرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں لیکن [illegible] ایک خاص کتاب [illegible] کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت **علمی۔ تاریخی** حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں آریوں کی قتل و غارت لوٹ مار اور بیجا ظلم اور زیادتی کا تاریخی ثبوت ایک [illegible] فصل میں دیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے ۲۱۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور [illegible] کے حساب سے دفتر الحکم قادیان سے ملیگی۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔

یہ کتاب مولوی سید وزارت حسین صاحب [illegible] (مونگیری) کی تالیف ہے۔

دفتر الحکم کی کتابوں میں خاص رعایت

اللہ تعالیٰ کے بعض خاص فضلوں اور انعامات کی عملی شکرگذاری کے لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل کتب ذیل کی رعایتی قیمت پر دی جائیں گی۔ اور یہ میعاد آخر جنوری ۱۹۲۴ء تک ہوگی۔

ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے درس قرآن مجید دیتے ہوئے نوٹس اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیفات سے اخذ کردہ تفسیر کو لیکر یہ پارے مرتب کئے تھے۔ اور جماعت میں قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کا سب سے پہلا [illegible] اسی خاکسار کو ملا۔ یہ پارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول بھی ہوئے ہیں۔ اسوقت دفتر الحکم میں پارہ نمبر ۵، ۱۲، ۱۶، ۱۷ اور پارہ نمبر ۳ موجود ہیں۔ [illegible] ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ کی بھی چند کاپیاں ہیں۔ اس سے پیشتر ہر پارہ کا ایک روپیہ ہدیہ ہوتا رہا ہے۔ اب پارہ نمبر ۵، ۱۲ [illegible] صرف [illegible] دیئے جاویں گے۔ زیادہ کے خریدنے [illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح عمری حضرت مسیح موعودؑ کی لائف کے جلد ہیں پہلے دو نمبر قیمت ہر دو کی جو مجلد ہیں دو روپیہ اس سوانح عمری کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق کی جلد بھی تیار ہو رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز جلسہ پر نکل جاوے گی۔

تہذیب۔ بچوں کو اخلاق و آداب سکھانیکا سلسلہ اس چھوٹے سے رسالہ میں احکام طہارت سکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

مکتوبات احمدیہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مکتوبات قیمت فی جلد [illegible]

ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں جو قاضی اکمل صاحب ترجمہ کی ہیں۔ قیمت ۱؍

برہان الحق۔ عیسائیوں کی تردید میں ایک [illegible] رسالہ قیمت [illegible]

احمدی خاتون کے فائل۔ رسالہ احمدی خاتون کے کچھ فائل بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ اور وہ مکمل ہیں۔ ہر ایک سال کے فائل کی قیمت [illegible] اس رسالہ میں مستورات اور بچوں کی تعلیم تربیت کا بہت بڑا قیمتی ذخیرہ موجود ہے۔

تاریخ مالابار۔ مجاہد مصری کی حقیقت [illegible] اس رسالہ کی [illegible]

جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء کے وعدے

میں نے ایک تحریک اخبار الفضل مورخہ ۱۴ ستمبر میں شائع کی تھی۔ پھر اس کے بعد ایک مفصل تحریک معہ اجناس و اشیاء مصارف جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کی فہرست بذریعہ سرکلر ۲ تمام جماعتوں میں ارسال کی تھی اسوقت تک جو وعدے اس مد میں ہوئے ہیں ان کو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور اخیر اکتوبر تک جسقدر وعدے اس مد میں ہونگے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

اس سال کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ایک بڑے پیمانہ پر ہوگا۔ اسواسطے ضرورت ہے کہ تمام جماعتیں اس میں پوری سعی اور محنت سے حصہ لیں جہانتک ہو سکتا ہے اس مد میں ہر ایک دوست سے کچھ نہ کچھ وصول کیا جاوے تب ہی امید کی جا سکتی ہے کہ اس مد کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اسوقت تک جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ بالکل ناکافی ہیں۔ ابھی تک بڑی بڑی کسی جماعت سے بھی وعدہ نہیں آیا۔ انکو بھی میں اس چٹھی کے ذریعہ بیدار کرتا ہوں وہ براہ مہربانی فوراً میری تحریک کو اپنی اپنی جماعتوں میں پیش کریں۔ اور ہر ایک صاحب سے وعدہ لیا جاوے اور مجھے وعدوں سے اطلاع کریں۔ تا کہ تسلی ہو۔ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت کو نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا جو بھی ارسال کریں گی۔ وہ ان کے بجٹ میں سال رواں یعنی ۱۹۲۳ء و ۱۹۲۴ء میں مجرا دیا جاویگا۔

ابھی تک جن جماعتوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کا وعدہ موصول نہیں ہوا۔ ان کو بھی اخبار کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلدی وعدے لیکر مجھے مطلع فرماویں تا ان کے وعدوں کو اخبار میں درج کر سکوں۔ ذیل میں اب تک کے موصولہ وعدوں کو لکھ دیتا ہوں۔

(۱) چک ۵۵ محمود پور۔ گھی ۸ سیر اور ۴ روپیہ نقد۔

(۲) جماعت منٹگمری ڈھلائی لکڑی جلسہ سالانہ۔ جماعت منٹگمری کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے۔ کہ لکڑی چونکہ عنقریب آنیوالی ہے۔ اس لئے انکو چاہیئے کہ وہ ڈھلائی جو فی الحال کم از کم ۲۰۰ روپیہ ہے جلدی ارسال فرماویں۔ کمی و بیشی کا حساب بعد میں عرض کیا جاویگا۔

(۳) جماعت کنرٹری وفقانان از صوفی محمد یعقوب خان صاحب منتظم خانہ قادیان۔ زنگ سندرزدہ یک سیر۔ نمبر ا عمدہ یک [illegible] عرق کیوڑہ یک بوتل۔

(۴) محمد عبداللہ قادیانی پسر میاں کریم بخش صاحب باورچی لنگر خانہ مالی سیالکوٹ۔ دال مونگ سہ دارچینی ۳۰ روپیہ

(۵) چودہری نور الدین صاحب نمبردار چک ۲۶ چونڈہ۔ لکڑی دو ہزار من۔ چودہری صاحب نے سالم لکڑی اس سال کے جلسہ کیلئے دینے کا وعدہ فرمایا ہے انکے ایک خط سے علم ہوا ہے۔ کہ جو آپ لکڑی کا ایک بڑا حصہ خرید کر ارسال فرمائیں گے۔ یہ خرچ ایک بڑا خرچ کا حصہ ہے۔ جو چودہری صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اجر عظیم عطا فرما دے اور ان کی اس خدمت کو قبولیت کا شرف عطا کرے۔ اور ان کی دلی مرادوں کو پورا کر دے۔ واضح رہے کہ گذشتہ سال بھی چودہری صاحب نے تین گاڑی لکڑی جلسہ کیواسطے عطا فرمائی تھی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۶) جماعت کوہاٹ۔ نمک سالم و پسا ہوا۔ قیمتی ۲۲ روپیہ بلحاظ جماعت کوہاٹ کے اخلاص کے یہ رقم کم تھی میں نے لکھا تھا کہ اس سے دو چند فرما دیں۔ تو ان کا جواب آیا ہے۔ کہ دو چند کی بھی کوشش کی جاوے گی۔ مگر تاہم بھی اس رقم سے زیادہ ہی ارسال کرینگی پوری سعی ہوگی۔

(۷) چودہری عبد المالک صاحب نائب تحصیلدار نرائن گڑھ بجناب جماعت انبالہ ایک ٹین گھی۔ چودہری صاحب کی خدمت میں مجھے عرض کرنا ہے کہ اگر ایک ٹین گھی کا نہ سکے تو کم از کم ۴۰ روپیہ اس کے بدلہ داخل فرما دیں۔

(۸) ملک عطاء اللہ صاحب کلرک نصیر آباد دارچینی ۵ سیر یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔

(۹) منشی رحمت اللہ صاحب پٹواری اوڑھ بلوچاں۔ بحساب جماعت سنور۔ دارچینی ۵ سیر اور یک حصہ آرد ہے۔ کل رقم ۱۸ روپیہ۔

(۱۰) ماسٹر خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر امراوتی۔ دو حصہ آرد ۱۶ روپیہ بحساب جماعت اکولہ برار۔ سی پی۔

(۱۱) مولوی انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ۱۰ روپیہ

(۱۲) مستری عبد الغنی صاحب گلاس ورکس بالا وال۔ بجنور چمنی ہریکین۔ قیمتی ۲۵ روپیہ۔ آپ چمنیاں ماہ ستمبر میں دفتر جلسہ سالانہ میں براہ راست ارسال فرما چکے۔

(۱۳) جماعت گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائلپور۔ ایک ٹین گھی۔ میں نے ان کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ یہ جنس بہت کم ہے بلحاظ جماعت کی مقدار کے۔ اسے دوگنا کم از کم کیا جاوے۔

(۱۴) مکرمی ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری انسپکٹر غازی پور بجناب جماعت قادیان۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا مکان جس کا کرایہ ۲ روپیہ ماہوار ہے۔ چھ ماہ کے لئے بلا کرایہ دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ گویا ڈاکٹر صاحب نے ۱۲ روپیہ جلسہ سالانہ میں عطا فرمایا ہے۔

(۱۵) جماعت بٹالہ۔ نمک ۱۸ من۔

(۱۶) غلام حسین صاحب گھی ۱۰ سیر

(۱۷) جماعت صدر گوگیرہ معہ اوکاڑہ ۸ روپیہ

(۱۸) جماعت سنور نمک ۴ روپیہ۔ لکھا گیا ہے کہ دو قسم کا نمک ۲ روپیہ کا دیں۔

(۱۹) جماعت پنام تحصیل گڑھ شنکر۔ ضلع ہوشیار پور ۲۰ روپیہ نقد۔ جالندھر اور ضلع ہوشیار پور کی باقی کسی جماعت سے ابھی کوئی وعدہ موصول نہیں ہوا۔ ان کی توجہ بہت درکار ہے۔ ضلع ہوشیار پور بلحاظ احمدیہ آبادی چوتھے نمبر پر پنجاب میں ہے۔ اسکا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۲۰) حمید الرزاق صاحب کتانور ۷۵ گز کھدر۔

(۲۱) جماعت ڈیرہ غازیخان ۵۰ روپیہ یہ رقم انکی حیثیت کے لحاظ سے اقل ترین ہے۔ کم از کم ۱۵۰ ہونا چاہیئے۔ (۲۲) مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری ۵ روپیہ (۲۳) جماعت خوشاب ۱۰ روپیہ نقد۔

(۲۴) جماعت سیلون۔ چائے وغیرہ۔

(۲۵) بھینی متصل شرقپور۔ لکڑی اور ۲۰ روپیہ اگر لکڑی نہ ہو سکی تو ۴۰ روپیہ۔

(۲۶) شیخ نور احمد صاحب مختار عام حضرت اقدس ۲۰ روپیہ نقد۔

(۲۷) جماعت پسرور ساز فاطمہ بیگم اہلیہ ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ تحصیل پسرور صابن سن لائیٹ ۲۰ ٹکیے
مریم دختر ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ کپڑا برائے چادر ۲۶ گز
عزیزہ " " " دیا سلائی ۳ گرس ۱۰ روپیہ

ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہروی نے اپنا وعدہ نہیں فرمایا۔ آپ نے لکھا ہے کہ دیگر احباب سے بھی وعدے لیکر اطلاع کرونگا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۲۸) چودہری پھجو خان صاحب فارسٹ رینجر پنجاب بجماعت قادیان ۵ روپیہ میں نے لکھا ہے کہ کم از کم اسے سہ چند یعنی ۱۵ روپیہ کریں۔

آج ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۳ء تک یہ کل وعدے ہیں ابھی ایک کثیر حصہ جماعتوں کا باقی ہے جن سے کوئی وعدہ نہیں آیا۔ میں نے بعض جماعتوں کو الگ خطوط کے ذریعہ سے بھی لکھا تھا۔ میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ ابھی تک ان میں سے چند نے جواب دیا ہے۔ باقی کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ ہر ایک جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے خطوط کا فوراً جواب دیا کریں۔ اور جماعتیں اخیر اکتوبر تک جلسہ سالانہ کے تمام وعدوں سے اطلاع کر دیں۔

جلسہ سالانہ کے لئے اسقدر عرض کرنے کے بعد میں اپنے احباب کو ایک اور ضروری اور اشد ضروری کام کے لئے توجہ دلائے بغیر بھی نہیں رہ سکتا جس کیلئے سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا کے پاک مسیح موعود نے قائم کیا۔ وہ ہے تبلیغ اشاعت جس کیلئے اسوقت خاص طور پر ایک خاص محکمہ بنایا گیا ہے اور اس فنڈ کا نام ہے **ملکانہ فنڈ** کے وعدے بہت باقی ہیں۔ اور بہت سے دوست ہیں جو سو سو روپیہ دے سکتے ہیں لیکن ابتک انہوں نے نہ چندہ دیا ہے اور نہ وعدہ لکھایا ہے۔ اخیر پر اتنا نوٹ اور دیکر اسکو ختم کرتا ہوں۔ کہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک چندہ ارسال کر دینا نہایت ضروری ہے۔ والسلام۔

خاکسار

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان۔
۲۲/۱۰/۲۳